السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

روزے کو واجب قرار دینے میں کیا حکمت عملی پوشیدہ ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب ہم درج ذیل ارشاد باری تعالیٰ پڑھتے ہیں:

يَأَيُّهَا الَّذِينَ ءامَنوا كُتِبَ عَلَيكُمُ الصِّيامُ كَما كُتِبَ عَلَى الَّذينَ مِن قَبلِكُم لَعَلَّكُم تَتَّقونَ ١٨٣ ... سورة القرة

''اے مومنو! تم پر روزے رکھنے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیز گار بنو۔''

تو اس سے ہمیں روزے کے وجوب کی حکمت معلوم ہوجاتی ہے اور وہ ہے تقویٰ اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت۔ تقویٰ ان چیزوں کے ترک کرنے کا نام ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اور تقویٰ کا ان چیزوں کے سر انجام دینے پر بھی اطلاق ہوتا ہے جن کا حکم دیا گیا ہے انہیں بجالایا جائے اور جن سے منع کیا گیا ہے انہیں ترک کردیا جائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ» (صحيح البخاري، الصيام، باب من لم يدع قول الزور والعمل به في الصوم، ح: ١٩٠٣»

''جو شخص جھوٹی بات اور اس پر عمل کرنے کو ترک نہ کرے، تو اللہ کو اس بات کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔''

لہٰذا روزہ دار کو چاہیے کہ وہ نہایت پابندی کے ساتھ واجبات کو ادا کرے، حرام اقوال وافعال سے اجتناب کرے، لوگوں کی غیبت نہ کرے، جھوٹ نہ بولے، چغل خوری نہ کرے اور حرام چیز کی بیع نہ کرے۔ الغرض! تمام حرام امور سے اجتناب کرے۔ اگر انسان پورا ایک مہینہ اس طرح گزارے گا، تو امید ہے باقی سارا سال بھی اس کا نفس راہ راست پر رہے گا۔

افسوس کہ بہت سے روزہ دار اس میں کوئی فرق نہیں کرتے کہ انہوں نے روزہ رکھا ہے یا نہیں رکھا۔ ترک واجبات اور فعل محرمات کے اعتبار سے ان کے مشاغل روزے کی حالت میں بھی حسب عادت جاری رہتے ہیں جس کی وجہ سے آپ کو ان پر روزے کا وقار نظر نہیں آتا ان افعال سے گو روزہ باطل نہیں ہوتا لیکن اس کا اجر وثواب یقیناً کم ہوجاتا ہے اور اگر تقابل کیا جائے تو بسا اوقات یہ افعال روزے کے اجر وثواب سے زیادہ ہوتے ہیں، جس کے نتیجہ میں روزے کا اجر وثواب ضائع ہوجاتا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 368

محدث فتویٰ